ریاض سے جدہ اور جدہ سے عمرے پر جانے والے کا احرام

السؤال: اگر کوئی آدمی ریاض سے جدہ میں کسی کام کے لیے جاتا ہے اس کا عمرہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ یہ ارادہ ہے کہ جدہ سے واپسی پر اگر وقت ملا تو عمرہ کرلوں گا تو کیا جدہ سے واپسی پر احرام باندھے گا یا پھر ادھر ریاض سے جانے کے وقت باندھے گا۔؟

الجؤاب: باسم ربي الأكرم الذي علم بالقلم علم الإنسان ما لم يعلم
سوال میں مذکورہ صاحب جو جدہ کسی کام سے جاتے ہیں، ان پر ریاض سے روانہ ہوتے ہوئے احرام باندھنا نہیں، البتہ جدہ میں اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد اگر ان کا عمرے کا ارادہ ہو، تو وہ جدہ ہی سے احرام باندھ کر حرم کو روانہ ہو جائیں۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک بندہ میقات کے باہر سے حل میں واقع کسی علاقے میں کسی کام سے آئے، تو اس پر احرام باندھنا ضروری نہیں خواہ واپسی پر اس کا حج یا عمرے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ البتہ جب وہ حل میں آجائے تو اس کا شمار "حل والوں" میں ہوگا چنانچہ حل میں آنے کے بعد اگر اس کا حج یا عمرے کا ارادہ ہو تو حل ہی سے احرام باندھ کر آگے بڑھ جائے۔ نیز جدہ حل میں واقع ہے۔

في الدر المختار، كتاب الحج:
(وحرم تأخير الإحرام عنها) كلها (لمن) أي لآفاقي (قصد دخول مكة) يعني الحرم (ولو لحاجة) غير الحج أما لو قصد موضعا من الحل كخليص وجدة حل له مجاوزته بلا إحرام فإذا حل به التحق بأهله فله دخول مكة بلا إحرام وهو الحيلة لمريد ذلك إلا لمأمور بالحج للمخالفة۔
وفي رد المحتار عليه:

(قوله أما لو قصد موضعا من الحل إلخ) أي مما بين الميقات والحرم. والمعتبر القصد عند المجاوزة لا عند الخروج من بيته كما سيأتي في الجنايات: أي قصدا أوليا كإذا قصده لبيع أو شراء، وأنه إذا فرغ منه يدخل مكة ثانيا إذ لو كان قصده الأولي دخول مكة، ومن ضرورته أن يمر في الحل فلا يحل له (قوله فله دخول مكة بلا إحرام) أي ما لم يرد نسكا كما يأتي قريبا.

والله أعلم.

كتبه
مشرف بيگ اشرف
الجامعة الفاروقية، جي تيره،
m.mushrraf@gmail.com